Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوٹ ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۶۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یومِ اشاعت اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۷۰/۳۵ | ۲۶ رجب ۱۴۰۱ھ | ۳۱ ہجرت ۱۳۶۰ ہش | ۳۱ مئی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۲۲

اللہ تعالیٰ جماعت کو ایسی خارق عادت ترقیات سے نواز رہا ہے

انہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیاں کریں تا خدا کے فضل اور زیادہ کثرت سے نازل ہوں

مرکزی کارکنان اور مبلغین کو فرائض کی کماحقہ ادائیگی کے بارے میں پُرزور تنبیہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے معرکہ آراء خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ مئی ۱۹۸۱ء کا خلاصہ

ربوہ ۲۲ ہجرت / مئی۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں ایک معرکہ آراء خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اس امر کا تفصیل سے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ایسی خارق عادت ترقیات سے نواز رہا ہے۔ کہ انہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیاں کریں تاکہ خدا کے فضل اور زیادہ شدت اور کثرت سے نازل ہوں اور اسلام جلد دنیا میں غالب آئے۔ اس ضمن میں حضور نے مغربی افریقہ کی جماعت ہائے احمدیہ اور ان کے ایثار پیشہ احباب کے اخلاص اور جذبہ قربانی کی تعریف کرکے مرکزی کارکنان اور مبلغین کو فرائض کی ادائیگی کے بارہ میں پُرزور تنبیہ فرمائی اور انہیں نصیحت کی کہ وہ انسانوں سے عزت کے خواہاں نہ ہوں۔ بلکہ اخلاص اور خدمت اور فدائیت کے جذبہ کے ماتحت اپنے فرائض کماحقہ ادا کرکے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت کا مستحق بنائیں کیونکہ حقیقی اور دائمی عزت وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی جناب سے عطا ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خطبہ کے آغاز میں فرمایا۔ جماعت احمدیہ ایک دینی جماعت ہے۔ اسے خدا تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے قائم فرمایا ہے۔ وہ اپنی اس جماعت کو مسلسل ترقی دے رہا ہے۔ اپنی تمام تر تبلیغی مساعی جدوجہد اور قربانیوں کے باوجود ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ہماری جماعت ایمان کے جملہ تقاضوں کو پوری طرح ادا کرنے والی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنی مغفرت سے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما رہا ہے اور اپنے وعدوں کو ہمارے حق میں مسلسل پورا کر رہا ہے۔ وہ محض اپنے فضل سے ہمیں ایسی خارق عادت ترقیات سے نواز رہا ہے کہ انہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ میں نے یہ بات بیرونی ممالک کا دورہ کرتے ہوئے وہاں کے دہریوں کو بھی بتائی۔ اور ان سے کہا کہ ہر صبح جو سورج طلوع ہوتا ہے وہ جماعت احمدیہ کو پہلے سے زیادہ طاقتور دیکھتا ہے۔ اس کی تفصیل سنکر وہ بھی حیرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ان غیر معمولی فضلوں کو دیکھتے ہوئے ہمیں پہلے سے بھی بڑھ کر اخلاص کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کرنی چاہئیں تاکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور زیادہ شدت اور کثرت کے ساتھ نازل ہوں۔ ان حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والی جماعت کو جو کچھ ملتا ہے اس کی قیمت کا اندازہ تو کیا ہی نہیں جا سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ میں جماعت کی روز افزوں ترقی اور وہاں کے احمدیوں کے اخلاص اور جذبہ قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا افریقہ کے کئی ملکوں میں وہاں کے مقامی باشندوں میں ایسے مخلص، مستعد اور فدائی احمدی پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے اخلاص اور جذبہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲۶ مئی / ہجرت۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۵ مئی کو صبح ربوہ سے چند یوم کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں۔ بعد کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور بخیریت تمام اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس عرصہ کے لئے ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

حضور کی صحت کے بارے میں آمدہ تازہ اطلاع کے بموجب حضور انور کی صحت بہتر ہے۔ تاہم سفر کی کوفت کے سبب طبیعت کسی قدر مضمحل ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بے انتہا فضل اور برکات ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ پر نازل کرتا رہے۔ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور ہر گام پر حافظ و ناصر ہو آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت چند روز سے کمزوری اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے

احباب کرام التزام اور توجہ سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔

امراء / صدران کرام کی خدمت میں گزارش

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال رواں ۳۰ احسان / جون ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کو ختم ہوگا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ

ہر دوست سے مئی جون میں بھی ان کی اصل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) وصول فرمائے جائیں۔

زمیندار احباب سے فصل ربیع کی آمد پر ماہ مئی جون میں بھی لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) وصول فرمانے کا اہتمام فرمایا جائے

سال رواں کی جملہ وصول شدہ رقوم ۳۰ جون ۱۹۸۱ء قبل دوپہر ۱۱ بجے تک صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرا دی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ رجب ۱۴۰۱ھ

۳۱ ہجرت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصولِ رضائے الٰہی کا قرآنی طریق

گذشتہ خطبات میں ہم قرآن مجید کی رو سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ سب سے بڑا انعام جو اس دنیا میں انسان کو ملتا ہے اور آخرت میں بھی ملے گا وہ رضائے الٰہی ہے۔ نیک اعمال اس وقت تک عند اللہ مقبول نہیں ہوتے جب تک ان کی بجا آوری میں حصول رضائے الٰہی کو اپنا مقصد نہ بنایا جائے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ مقصد حاصل کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے یہ جواب دیا ہے کہ محض نیک اعمال بجا لانا کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کی روح سے مملو ہو کر نیک اعمال بجا لائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے نیک اعمال کو خدا قبول کرے گا اور انہیں اپنی رضا سے نوازے گا۔ جہاں تک نیک اعمال قبول ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ نیک اعمال صرف انہی کے قبول کئے جائیں گے جو متقی اور پرہیزگار ہوں گے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝"

(المائدہ۔ آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ صرف متقیوں سے (ان کے نیک اعمال) قبول کرتا ہے۔

تشریح:۔ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کے نیک اعمال قبول کرتا ہے انہیں ہی وہ اپنی رضا کا مورد بناتا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ رضائے الٰہی کے سب سے بڑے انعام کا مورد بننے کے لئے ایک بنیادی شرط ہے جو لوگ بھی تقویٰ اللہ سے مزین ہو کر نیک اعمال بجا لائیں گے انہیں ہی خدا تعالیٰ اپنی رضا کا مورد بنائے گا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ۝ جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ ۝"

(البینۃ۔ آیات ۸، ۹)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے (ایمان کے) مناسب حال نیک اعمال بجا لائے یہی لوگ بہترین خلائق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے حضور ہمیشہ رہنے والے باغات ہوں گے جن کے تلے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس (یعنی اللہ) سے راضی ہوں گے۔ یہ جزاء اس کے لئے ہوگی جو اپنے رب سے ڈرتا ہے (یعنی پرہیزگار ہے)

یہ ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ کا ثمرہ جنت اور رضائے الٰہی ہے۔ لیکن ایمان اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ تقویٰ کی روح سے مملو ہو کر بجا لائیں یعنی اعمال صالحہ بجا لانے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ باریک در باریک راستے اور زندگی کی باریک راہوں پر چلنے والے ہوں اسی لئے فرمایا "خَشِیَ رَبَّہٗ"

اللہ تعالیٰ دنیوی زندگی کی مختلف زینتوں کا تفصیل سے ذکر کرنے اور یہ بتانے کے بعد کہ زندگی کی نعمتیں ان سے درجہا زیادہ بہتر ہیں۔ فرماتا ہے:۔

"قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِکُمْ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۝"

(آل عمران۔ آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ تو کہہ کیا میں تمہیں اس سے (دنیوی زینتوں سے) بھی بہتر چیز بتاؤں۔ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں بسیں گے اور نیز ان کے لئے پاک بیویاں اور اللہ کی رضا (مقدر) ہے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کو تقویٰ کے ساتھ مشروط کیا ہے اور بتایا ہے کہ جنت میں رضائے الٰہی کا اس انعام کو ملے گا جو دنیا میں تقویٰ کو لازم پکڑے ہوئے باریک در باریک رگِ گناہ سے بچیں گے اور پرہیزگاری کی باریک راہوں پر گامزن رہنے میں کوشاں رہیں گے۔ پس حصولِ رضائے الٰہی میں تقویٰ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے خدا تعالیٰ راضی ہی تقویٰ سے ہوتا ہے اور متقیوں کو ہی اپنے اس سب سے بڑے انعام سے نوازتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کی مجسم قدرت سیدنا حضرت اقدس نے حصول رضائے الٰہی کے ضمن میں تقویٰ اور اخلاص کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"ہم کیونکر خدا کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔

سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔ ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء پر نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو کترتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا اور باہر پھینک دیتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے رکھتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔"

(ازالہ اوہام)

اپنے اس ارشاد میں حضور اقدس نے حصول رضائے الٰہی کے ضمن میں تقویٰ کی بنیادی اہمیت ہی ذہن نشین نہیں کرائی ہے بلکہ یہ بتا کر کہ تقویٰ سے کیا مراد ہے۔ ایک نہایت ہی لطیف مثال کے ذریعہ تقویٰ کے نور سے منور ہونے کے طریق پر بھی بہت وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ حضور اقدس نے واضح فرمایا ہے کہ اگر تم قرآن اپنے نفس کا محاسبہ کر کے برائیوں سے اپنا دامن بچاؤ گے اور ساتھ کے ساتھ پرہیزگاری کی باریک راہوں پر گامزن ہو کر نیکیوں کو کمال تک پہنچانے کی کوشش کرو گے تو تقویٰ کا نور تم میں پیدا ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ اس تبدیلی سے خوش ہو کر تمہیں اپنی رضا کا مورد بنائے گا اور اس مقدس زمرہ میں شمولیت کا شرف تمہیں عطا ہوگا جسے خدا تعالیٰ نے اسی زندگی میں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کی عظیم الشان بشارت سے نوازا۔ انسان کی سب سے بڑی سعادت یہی ہے کہ اسے اسی زندگی میں رضائے الٰہی نصیب ہو جائے اور اس مقدس زمرہ میں شمولیت کا شرف اس کے حصہ میں آئے۔

○

درخواستِ دعا: محترم مبارک محمود صاحب پانی پتی پچھلے دنوں ہسپتال میں زیر علاج تھے اب ہسپتال سے گھر تشریف لے آئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل شفا اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا خلیل احمد قمر۔ وقف جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نر و مادہ جنسوں میں نفس واحدہ کے تخلیقی عمل میں تبدیلی کی وضاحت

(مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب - ملک انور روڈ شیخوپورہ)

علم سائنس کے بعض طلباء کا اصرار ہے کہ آجکل بھی بعض حشرات الارض میں نر و مادہ دونوں قوتیں پائی جاتی ہیں - نہ وہ نر ہیں نہ مادہ مگر ان کی اولاد نر مینہ قوت سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اولاد کی نسبت نر باپ کی طرف ہو جاتی ہے اسی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ نسل انسانی کا آغاز باوا آدم سے ہوا -

اس بیان سے دو باتیں اخذ ہوتی ہیں

اوّل - نر و مادہ قوتوں والے حشرات میں اولاد نر سے پیدا ہوئی - مادہ کی تربیتِ جنین کو ثانوی حیثیت حاصل ہے یہ نفس واحدہ کا ایک جنسی عمل ہے

دوم - نسل انسانی کا آغاز آدم سے ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ آدم اور حوا دونوں الگ الگ تھے ان سے اولاد ہوئی اور آدم باوا آدم کہلائے

مگر یہ دونوں صورتیں بے جوڑ معلوم ہوتی ہیں - پہلی صورت میں حشرات کو ... آدم پر اساسی فوقیت کا رنگ چڑھانا لاعلمی اور کم فہمی کا ہوب ، - اصل بات یہ جاننا ہے کہ آیا یک جنسی صورت میں حشرات میں نر کی وہی حیثیت کذائی تھی جو بعد میں الگ ہو جانے سے اسے حاصل ہوئی یہاں تخلیق آدم کے سلسلہ میں ایک نکتہ قابل حل پیدا ہو جاتا ہے وہ یہ کہ سائنسی حضرات یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ گویا نفس واحدہ میں اولاد کی پیدائش کے لئے وہی آلات تخلیق جسمانی طور پر موجود تھے جو اس کے نر و مادہ میں تقسیم ہو جانے کے بعد نر میں پائے جاتے ہیں ان کا واضح ارشاد یہ ہے کہ پہلے بھی نفس واحدہ کے آلۂ تناسل سے اولاد پیدا ہوتی تھی لہٰذا اولاد کی پیدائش کی نسبت نر باپ کی طرف ہوئی سائنسی تحقیق یہی کہہ رہی ہے - امید ہے قارئین کرام مجھے صاف گوئی معاف فرمائیں گے قرآن مجید میں کئی مقام پر

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ

کا ارشاد ربانی انسانی پیدائش کے بارہ میں وارد ہوا ہے - نفس واحدہ کے نسل انسانی کا جدا مجد یا مورث اعلیٰ ہونے سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ نفس واحدہ میں نر و مادہ دونوں قوتیں بیک وقت موجود تھیں جن کے تصادم سے حالت غیر ہو کر نطفہ امشاج رحم مادر میں دخول پا کر بحالتِ جنین پرورش پاتا اور مدت حمل پوری کر کے پورے بچہ کی صورت میں شکم مادر سے باہر آ جاتا ہے

قرآنی استدلال کی رو سے ہمارا عقیدہ ہے کہ سورۃ النساء کی پہلی آیت میں

وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

میں خدائے عالم الغیب نے اپنے علم کُلّی کی بناء پر ھا کی ضمیر تانیث سے نفس واحدہ کو مادہ جنس قرار دیا ہے جس سے تخلیق آدم انسانیت ہوئی اس لئے نسل انسانی کی پیدائش مادہ ماں کی طرف منتقل ہوئی اس کے سوا نر باپ کا کوئی الگ وجود نہ تھا البتہ نفس واحدہ میں نر مینہ طاقت اس کا ... حصہ ضرور تھی مگر محض بدن کا جزوی حصہ ہونے کے نفس واحدہ کو نر جنس قرار نہیں دیا جا سکتا - نفسیاتی طور پر اور عقلاً یہ امر قابل قبول ہے -

مندرجہ بالا اعلان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نر و مادہ میں تقسیم ہونے سے پہلے نفس واحدہ میں نر و مادہ میں صلبی طاقتوں کے سوا تخلیق نسل آلۂ تناسل سے نہ ہوتی تھی ورنہ آلۂ تناسل نفس واحدہ میں موجود تھا اس سوال کے حل کا دارومدار محض اسی امر پر موقوف ہے اس کے حل کے لئے ضروری ہے کہ نفس واحدہ اور اس کے زمانہ مابعد کی نسل انسانی والی اولاد کے دونوں ادوار کے تخلیقی عمل کے بارے میں غور کیا جائے -

یہ مسلمہ امر ہے کہ تخلیق نسل کے لئے نطفہ امشاج جزو لاینفک ہے نفس واحدہ اور انسانی ادوار میں یہی طریق جاری تھا مگر دونوں کے طریق عمل پیدائش نطفہ امشاج میں فرق ہے - اوّل تو منہا میں ھا کی ضمیر نے قدرتاً نفس واحدہ میں نر مینہ صلبی طاقت کو الگ اہمیت اور فوقیت نہیں دی بلکہ اسے بدن کا ہی حصہ سمجھ کر اس کے بدن کے اندر ہی سمو دیا ہے - علاوہ ازیں بعض دوسرے امور اسی بارے میں حل طلب ہیں - ان کا تجزیہ تفہیم غرض کے لئے نہایت ضروری ہے -

پہلی صورت تاریخ سے ثابت ہے کہ مختلف ممالک میں مختلف زمانوں میں باکرہ لڑکیوں کے بلا مسِ بشر اولاد ہوئی قرآن مجید میں اس بارہ میں حضرت مریم کا واقعہ وضاحت سے بیان ہوا ہے جب خدا تعالیٰ نے فرشتہ کے ذریعہ حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی تو حضرت مریم نے عرض کیا

وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ

کہ مجھے کسی بشر نے چھوا نہیں میرے کیسے اولاد ہو سکتی ہے

اس ضمن میں سورۃ مریم ع ۲ میں حضرت مریم کا رؤیا ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ج

ہم نے مریم کی طرف فرشتہ بھیجا وہ فرشتہ مریم کے سامنے بصورت بشر نمودار ہوا مریم نے کہا میں تجھ سے پناہ مانگتی ہوں اگر تو متقی ہے فرشتہ نے کہا میں تیرے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تاکہ میں تجھے پاک لڑکے کی بشارت دوں مریم نے کہا میرے کیسے لڑکا ہو سکتا ہے مجھے کسی بشر نے نہیں چھوا اور نہ میں خدا سے باغی ہوئی ہوں نہ بدکاری میں مبتلا ہوئی ہوں فرشتہ نے کہا یہ بات درست ہے مگر تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ کام میرے لئے آسان ہے

اس کے بعد جو حالات پیدا ہوئے ان کے بارے میں قرآن مجید سے ثابت ہے کہ حضرت مریم حاملہ ہو گئیں اور مدت حمل پوری ہو جانے کے بعد حضرت عیسیٰ پیدا ہو گئے یہ نکتہ خالق فطرت نے خود حل فرما دیا اس سے معلوم ہوا کہ مسِ بشر حصولِ اولاد کے لئے استثنائی حالت میں ناگزیر نہیں ابتدا میں جملہ انواع مخلوقہ کا یہی دستور تھا اور آجکل بھی بعض حالات میں صورت پذیر ہے -

پس بے مس بشر اولاد کا پیدا ہونا بھی سنت اللہ ہے - جیسا کہ وہ فرماتا ہے

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ - إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ

(آل عمران آیت ۴۸)

آیہ ھذا سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی فطرت اللہ کا جاری و ساری عمل ہے جو خصوصی طور پر ہوتا ہے خواہ اس کا جواز استثنائی طور پر ہی کیوں نہ ہو - مغل اعظم چنگیز خان کا قصہ تو آپ نے سنا ہوگا کہ وہ بن باپ پیدا ہوا -

... ہندوستان میں سورج بنسی اور چندر بنسی خاندانوں کی ابتداء اسی طرح ہوئی موجودہ سائنسی تحقیق سے بھی یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ بغیر مسِ بشر عورت کو اولاد پیدا ہو سکتی ہے سوائے ... قوتوں کے عمل کے سوا ... میں اور کوئی ذریعہ پیدائش اولاد نہیں ہوتا اور وہ اسی بناء پر مادہ نہیں کہلاتی ہیں

اس ضمن میں نفس واحدہ کو بحیثیت نر و مادہ طاقتوں کے حامل ہونے میں بن باپ پیدا کرنے والی باکرہ مادہ کی جنس میں شمار کرنا خلاف دستور فطرت نہ ہوگا ... بھی درست ہوگا کہ طریق پیدائش ... عمل بھی نفس واحدہ سے ورثہ میں ... تک پہنچا ہے اور ... دستور کی یاد دلاتا ہے

دو ... نر و مادہ میں الگ عمل تخلیق جاری ہونے پر ... امر قابل قبول ... تبدیلی کے باعث تخلیق ... ممکن ... مناسب ... بغیر

چارہ نہیں - فطرت کا یہ پرانا دستور چلا آرہا ہے ہر نوع میں تبدیلی کے وقت مناسب حال مزید تبدیلی پیدا ہوئی - اس لئے جنسی تبدیلی سے عملِ تخلیق میں آلۂ تناسل کی اضافی صورت درکار ہوئی اور فوطہ لازم حال ہوئے

تیسرے رات کے وقت سوتے میں بلا تعلق غیر سے نر و مادہ دونوں پر حالتِ غیر طاری ہو جانے سے جسمانی منی ہو کر نطفہ دافق کی صورت پیدا ہو جاتی ہے یہ صورت بھی صلبی طاقت سے پیدا ہوتی ہے اس میں بھی کسی اور شے کے شریکِ عمل ہونے کا دخل نہیں ہوتا

پس نفس واحدہ کے ذکور و اناث جنسوں میں تبدیل ہو جانے سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں

اوّل - تبدیلی سے یہ مراد ہے کہ نفس واحدہ میں ضروری بدنی اعضائے تخلیق تو پہلے ہی موجود تھے مگر الگ صورت میں آجانے کے بعد ان کی معنوی حقیقت ان کے ناگزیر نمایاں صورتِ اضافی میں آگئی۔

یعنی پہلے نطفہ امشاج نفس واحدہ کی نر و مادہ صلبی طاقتوں کے تصادم سے پیدا ہوتا تھا لیکن بعد میں اس کے لئے نر و مادہ کا ملنا لازم ہوا۔ تفصیلی روشنی ڈاکٹر صاحبان مہیا کر سکتے ہیں۔

دوئم - یک جنسی صورت میں نفس واحدہ کو آلۂ تناسل کی تخلیق اولاد کے لئے اسی طرح ضرورت نہ تھی جس طرح برسنے والی بادلوں کو بحالتِ خواب ضرورت نہیں ہوتی۔ بفیض علی لاپ کے صلبی طاقتوں کے تصادم سے نطفہ امشاج مائع دافق بن کر رحم میں دخول پا جاتا ہے

سوئم - انسانیت کے ترقی پذیر دور کے لئے اس تبدیلی کا معرضِ وجود میں آنا نہایت ضروری تھا۔ اس ذریعہ انسان حیوانیت سے نکل کر انسانیت کے دروازے پر کھڑا ہو گیا

چہارم - نفس واحدہ کی شخصیت میں اس کی مادیہ حیثیت بدنی غالب نظر آتی ہے لہذا وہ مادہ کہلانے کا استحقاق رکھتا ہے - اس کی بدنی اکائی اس بات کی شہادت دے رہی ہے۔

پنجم - آجکل اخبارات میں لڑکوں اور لڑکیوں کی بیشتر جنسوں کی خبریں بالعموم شائع ہو رہی ہیں لڑکا لڑکی بن جاتی ہے اور اس کا آلہ تناسل سکڑ کر بدن میں غائب ہو جاتا ہے اور لڑکی لڑکا بن جاتا ہے اس کے بدن میں قدرتاً آلہ تناسل مزید پیدا ہو جاتا ہے

اس طرح نر و مادہ طاقتیں غیر معمولی طور پر تبدیل ہو رہی ہیں جن سے ان کے اعضائے بدن متاثر ہو رہے ہیں۔ تبدیلی وقوع میں آنے سے پہلے اعضائے نہانی میں تکلیف شروع ہو جاتی ہے بعد میں ڈاکٹری علاج سے مخفی صورت مرئی شکل میں آجاتی ہے اور یہ صورتِ عمل انہیں سے مخصوص ہے جن میں مافوق الفطرت مادہ موجود ہوتا ہے

سائنسی حضرات کا اصرار کہ نفس واحدہ یا یک جنسی حشرات میں اولاد نر سے پیدا ہوتی ہے جو طبعاً باطل ہے - سائنس ابھی ترقی پذیر حالات سے گذر رہی ہے اور وہ اسی وجہ سے تفہیم حقیقت سے معذور ہے۔ تخلیق آدم ابتداء سے مختلف ادوار میں سے گذری ہے جس دور میں اس کی جو کیفیت تھی اسی کیفیت کا اطلاق اس پر ہونا چاہیئے - نفس واحدہ کی غالب کیفیت بمثل مادہ تھی اسے مادہ ہی سمجھا جائے گا وہ دوسرے نام کا متحمل نہیں ہو سکتا پس پہلے نفس واحدہ مادہ صورت میں تھا اس کی نر نیہ کیفیت معدوم تھی اس بات کو تسلیم کرنے میں کوئی قباحت نہیں

درخواستِ دعا

خاکسار کا چھوٹا بچہ آجکل بیمار ہے اور صحت کافی کمزور ہو گئی ہے نیز خاکسار خود بھی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود انور - ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی کے موقع پر رسوم اور اسراف سے منع

(محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد ربوہ)

شادی بیاہ کے موقع پر بعض لوگ طرح طرح کی رسوم اور بدعات کا مرتکب ہوتے ہیں اور بڑے اسراف سے کام لیتے ہیں۔ ان سب کا مقصد صرف نمود و نمائش اور جھوٹا وقار قائم رکھنا ہوتا ہے - ان تکلفات اور فضول خرچی سے لوگ مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور قوم ترقی کی بجائے پستی کی طرف بڑھنے لگتی ہے ان رسوم کی وجہ سے لوگ اتنے زیر بار ہو جاتے ہیں کہ سالوں بعد بھی ان کا پیشہ پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل ہو جاتا ہے

پس یہ رسوم نہ صرف ان کو گنہگار بناتی ہیں بلکہ دنیاوی لحاظ سے بھی یہ اس کی اور اس کے خاندان کی تباہی کا موجب بن جاتی ہیں

معلوم ہوا ہے کہ آجکل گانا بجانا بینڈ باجا مہندی اور بھاجی وغیرہ مروجہ رسوم کے علاوہ ایک نئی رسم عام ہو رہی ہے کہ لوگ منگنی اور نکاح کے مواقع کو بالکل اسی طرح منانے لگ گئے ہیں جیسا کہ شادی یا رخصتانہ کی تقریب ہوتی ہے - یعنی لڑکے والے پندرہ بیس افراد اور بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ اکٹھے ہو کر لڑکی والوں کے گھر جاتے ہیں وہاں دیگیں پکتی ہیں اور خوب جھگڑا ہوتا ہے لڑکی کو دلہن بنایا جاتا ہے اور لڑکے لڑکی کو اکٹھے بٹھا کر انہیں سلامیاں دی جاتی ہیں اور فوٹو لئے جاتے ہیں پھر سب مہمانوں کو رخصت ہونے وقت سے جوڑے دئے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ گویا لڑکی والے گھر کا وہی سماں بنایا جاتا ہے جو رخصتانہ کے دن ہوتا ہے - حالانکہ یہ صرف منگنی یا نکاح کا موقعہ ہوتا ہے اور رخصتانہ ابھی بعد میں ہونا باقی ہوتا ہے جس پر دوبارہ اخراجات ہوں گے

یہ سراسر غلط طریق ہے اور اخراجات کو بڑھانے کا موجب ہے - اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسراف سے بچا جائے - حضرت اقدس اور آپ کے جانشینوں نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ نکاح اور شادی کے مواقع پر اسراف سے پورے طور پر اجتناب کیا جائے اور ہر قسم کی رسوم سے بچا جائے اور سادگی سے ان تقاریب کو سرانجام دیا جائے - چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں

"ہماری قوم میں یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی جلانا اور رنڈی بھڑووں - ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے - ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے - سوا اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۶)

اسی طرح حضرت مصلح موعود احباب جماعت کو شادی بیاہ کے موقع پر رسوم اور اسراف سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اسلام نے بعض باتیں کرنے کا حکم دیا ہے اور بعض سے منع فرمایا ہے مثلاً ولیمہ کا حکم دیا ہے کہ ضرور کرنا چاہیئے مگر دوسری طرف اسراف سے منع کیا ہے ولیمہ کے وقت اس کو تو انداز نہیں کرنا چاہیئے مجھ پر یہ اثر ہے کہ اس بارہ میں یعنی شادی بیاہ کے بارہ میں ہماری جماعت میں اسراف ہو رہا ہے نمائش اور ریا سے بھرے دوستوں کو بچنا چاہیئے اس کا دوسروں پر برا اثر پڑتا ہے ..... شادی کے موقع پر مہندی اور اس کے ساتھ متعلق جملہ رسوم جو رائج ہیں ہمارے نزدیک غیر اسلامی ہیں ہماری جماعت کو اس سے بچنا چاہیئے" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء صفحہ ۳۲)

دوستوں سے التماس ہے کہ وہ ان ارشادات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور شادی بیاہ کے موقع پر ہر قسم کی رسوم نئی یا پرانی سب سے بالکل اجتناب کریں اور اسراف ہرگز نہ کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فجی کونسل آف چرچز کو

حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت پر تبادلہ خیالات کی دعوت

سات ملکوں کے تیس نمائندگان کو احمدیہ لٹریچر کی پیشکش

(مکرم سجاد احمد صاحب خالد امیر و مبلغ انچارج جزائر فجی)

نبیوں کے سردار۔ رسولوں کے فخر شفیع المذنبین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یکسر الصلیب صلیب کو توڑے گا عرصہ نوے سال سے کمال شان و شوکت کے ساتھ پوری ہو رہی ہے اور حضرت اقدس کے جانشینوں کے ذریعہ پوری ہوتی چلی جائے گی

۱۹۷۸ء میں لندن کے مقام پر حضرت اقدس کے تیسرے جانشین۔ احمدیت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ صلیب کو پاش پاش کیا گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لعنتی موت سے بچا کر عیسائیت کو جھنجوڑا گیا اور آج تک آپ کے غلاموں کے ذریعہ یہ کام جاری ہے۔ اسی طرح جزائر فجی جو کہ دنیا کے کنارہ پر واقع ہے میں بھی خاکسار نے احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے ایک مشنری کی حیثیت سے فجی کونسل آف چرچز کو صلیبی موت پر تبادلہ خیالات کی دعوت دی لیکن کونسل اس طرح خاموش ہو گئی ہے جس طرح کسی زندہ پر موت وارد ہو گئی ہو۔

۲۹ اپریل ۱۹۸۱ء کو ورلڈ کونسل آف چرچز BASED IN GENEVA کے ایک سٹاف ممبر اور انچارج آف REV. S. WESLEY ARARA-JAH مکرم INTER-FAITH فجی تشریف لائے اور مختلف مذاہب کے نمائندگان کو میٹنگ میں دعوت دی اسلام کی طرف سے خاکسار نے نمائندگی کی۔ میٹنگ کا آغاز رات ۸ بجے مکرم PRVESLEY کے تعارف سے ہوا جو کہ فجی کونسل آف چرچز کے پریذیڈنٹ صاحب نے کروایا۔

اس کے بعد مکرم PRVESLEY نے کھانے پینے میں مشغول ہونے کی وجہ سے دس منٹ تاخیر سے پہنچنے کی معذرت کی اور اپنی بیس منٹ کی تقریر میں INTER-FAITH سوسائٹی کی سرگرمیوں اور اپنے دورہ سری لنکا و سیلون کا اور پاکستان کا ذکر کیا تقریر کے دوران مکرم موصوف جب بھی اسلام یا پاکستان کا ذکر کرتا تو نظر خاکسار کی طرف گھماتا۔ اپنی تقریر میں اس بات کا ذکر کیا کہ ہم نے مختلف جگہوں پر مختلف مذاہب کے لوگوں سے میٹنگز کی ہیں۔ اسی طرح فجی میں بھی ہونا چاہیئے۔

موصوف کی تقریر کے بعد دوستوں نے سوالات کئے۔ خاکسار نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے ان تمام پریذیڈنٹ صاحبان اور ۷ ممالک - VANUATU - TOGA NEWZE LAND - NEW GALEDONIA - PAGOPAGO AUSTRAILIA - ROTUMA اور فجی کے نمائندگان عیسائیت کے سامنے احمدیت کا تعارف کروانے کے بعد کہا کہ مختلف مذاہب کے درمیان مکالمہ مخاطبہ کا یہ پروگرام آج سے چودہ سو سال قبل بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے شروع کیا جا چکا ہے۔ پیشتر اس کے کہ میں اپنی رائے کا اظہار کروں خاکسار اپنا تعارف کروانا ضروری سمجھتا ہے خاکسار کا نام سجاد احمد خالد ہے اور احمدیہ مسلم مشنری ہوں۔ ہمارا مشن ساماٹولا کے مقام پر واقع ہے۔ میرے نزدیک اس قسم کی میٹنگ منعقد کرنا نہ صرف اچھا بلکہ بہت ضروری ہے تاکہ ہم سب ایک نقطہ پر جمع ہو سکیں۔

جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت کا تعلق ہے احمدیہ مسلم فرقہ کے نظریات کچھ اس طرح ہیں۔

احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے صرف ایک نبی تھے۔ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے یہودیوں نے ان کو ماننے سے انکار کیا اور ان کو صلیب پر لٹکا دیا گیا اور مار دینے کی کوشش کی گئی یہاں تک ہم میں اور آپ میں یکسانیت پائی جاتی ہے لیکن اس کے بعد ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے زندہ اترے اور اپنا مشن پورا کرنے کے لئے کشمیر (جو کہ انڈیا کی ایک STATE ہے) کی طرف روانہ ہوئے اور ۱۲۰ سال کی عمر میں وہیں وفات پائی۔ اس موضوع پر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے۔ ہماری جماعت ۱۹۷۸ء میں لندن (انگلینڈ) کے مقام پر ایک بہت بڑی کانفرنس منعقد کر چکی ہے اس موقعہ پر ورلڈ کونسل آف چرچز نے جماعت احمدیہ کو تبادلہ خیالات کرنے کا چیلنج کیا جس کو جماعت احمدیہ نے قبول کر لیا لیکن چھ ماہ کے بعد دوبارہ Remind دلانے کے باوجود ورلڈ کونسل آف چرچز آج تک خاموش ہے۔

۱۹۸۲ء میں اسی قسم کی ایک کانفرنس امریکہ میں منعقد کی جا رہی ہے جس میں جماعت احمدیہ کے روحانی سربراہ اور حضرت اقدس کے تیسرے جانشین بنفس نفیس شریک ہوں گے۔ ۱۹۷۸ء کی کانفرنس کی رپورٹ مکرم ریورنڈ دانیال مصطفےٰ صاحب پریذیڈنٹ میتھوڈسٹ مشن آف فجی کو ارسال کی گئی تھی (مکرم مصطفےٰ صاحب نے اقرار کیا کہ وہ رپورٹ ان کے پاس موجود ہے) مجھے اس بات کی خوشی ہے اور بہت قریب میں ایسی میٹنگ منعقد کرنے کی خاکسار تجویز رکھتا ہے۔ آخر میں خاکسار نے سوال کیا کہ آپ کی طرف سے دوسرے مذاہب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کیا عیسائیت کے تمام فرقوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں کتنی کامیابی ہوئی ہے یا کیوں کامیابی نہیں ہوئی۔

خاکسار کی تقریر کے بعد فضا میں سکوت طاری ہو گیا اور بعض ممبران نے اس کی تائید کی کہ ایسی میٹنگ ضرور منعقد ہو۔ کچھ دیر کی بات چیت کے بعد یہ طے پایا کہ FIJI COUNCIL OF CHURCHES اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ ایسا تبادلہ خیالات کب اور کس جگہ پر ہو۔ اور پھر خاکسار کو تحریری اطلاع دی جائیگی لیکن افسوس آج تک کونسل اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکی۔

میٹنگ کے آخر میں چائے کے دوران خاکسار نے ملکوں کے تیس نمائندگان کو مندرجہ ذیل لٹریچر دیا گیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر

1- Massage of peace and word of warning.
2- What is Ahmadiyyat
3- Jesus in Kashmir

نیوزی لینڈ کے نمائندگان نے اسلام سے متعلق مزید سوالات پوچھے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے اس طرح اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی دعاؤں کے طفیل ایک گھنٹہ کی کارروائی کے دوران احسن رنگ میں ۷ ملکوں کے نمائندگان تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا

خاکسار کی بات کے بعد محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام فضا میں احمدیت کا رعب نظر آ رہا تھا اور خاکسار کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہا تھا کیونکہ میٹنگ سے پہلے خاکسار کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کرنا ہے۔ خاکسار نے PESELEY کو مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی لیکن انہوں نے وقت کی کمی کا اظہار کیا۔

Theologist College کے پرنسپل صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کے کالج میں خاکسار اسلام سے متعلق تقریر کرے جسکو خاکسار نے قبول کر لیا اور انہوں نے یورپ کے ایک مستشرق جو کہ عنقریب فجی تشریف لائیں گے۔ اسلامی تعلیم کی تحقیقات کے سلسلہ میں مجھ سے ملاقات کروانے کا وعدہ کیا

دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام اجتماع سالانہ ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۱ء

۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

پہلا دن، پہلا اجلاس جمعہ سہ پہر ۳ بجے

۳-۰۰ تا ۳-۰۵	تلاوت قرآن کریم	صدفہ ماہم ربوہ
۳-۰۵ تا ۳-۱۰	نظم	روحی "
۳-۱۰ تا ۳-۳۰	عہد نامہ ناصرات الاحمدیہ، افتتاحی خطاب اور دعا۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (تقسیم انعامات ۱۹۸۱ء)	
۳-۳۰ تا ۵-۰۰	تقریری مقابلہ معیار اول (وقت فی تقریر ۳ منٹ) عنوانات:- جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ اطاعت امام، مطالعہ کتب حضرت اقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات میں سے کسی ایک کے کارنامے۔	
۵-۳۰ تا ۶-۰۰	مقابلہ دینی معلومات تحریری معیار اول۔ از کتابچہ "دینی معلومات" پہلا عنوان (شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) تحریری مقابلہ دینی معلومات معیار دوم پورا کتابچہ "پیارے اسلام کی پیاری باتیں"، سوالات آسان ہونگے ۷-۸ سال کی بچیوں سے اس کتابچہ کے پہلے تین اسباق میں سے آسان زبانی سوالات ہوں گے۔	

دوسرا دن، ہفتہ، پہلا اجلاس۔ صبح

۷-۳۰ تا ۷-۳۵	تلاوت قرآن کریم	خالدہ اشرف ربوہ
۷-۳۵ تا ۸-۰۰	نظم درثمین	راشدہ ریحانہ۔ ربوہ
۸-۰۰ تا ۸-۱۵	درس قرآن کریم	تقسیم انعامات — مولانا دوست محمد صاحب شاہد
۸-۱۵ تا ۱۰-۱۵	تقریری مقابلہ معیار دوم۔ وقت فی تقریر ۲ منٹ عنوانات:- نماز کی اہمیت۔ سوانح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ اسلامی اخلاق۔ کھانا کھانے کے آداب۔	
۱۰-۳۰ تا ۱۰-۱۵	ڈرائنگ معیار دوم (ایک سبزی، ایک پھل یا پھول) بچیاں رنگین پنسلیں اپنے ہمراہ لائیں۔ کاغذ دیا جائے گا۔	

وقفہ از ۱۰-۳۰ برائے خطاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ناصرات کی سپیکر بڑی بچیوں کو لجنہ کے اجتماع گاہ میں ناصرات کی مقرر شدہ جگہ پر خاموشی سے بٹھائیں۔

دوسرا دن ہفتہ، دوسرا اجلاس سہ پہر

۳-۰۰ تا ۳-۰۵	تلاوت قرآن کریم	امۃ القدوس ربوہ
۳-۰۵ تا ۳-۱۵	نظم	قانتہ بشریٰ "
۳-۱۵ تا ۳-۲۵	مقابلہ تلاوت قرآن کریم معیار دوم (دیکھ کر)	
۳-۲۵ تا ۳-۳۵	" " " " معیار اول	

اسی دوران معیار اول اور معیار دوم کا مقابلہ حفظ قرآن بھی ہوگا۔

۳-۳۵ تا ۳-۴۵	مقابلہ بیت بازی معیار اول (جوئے شیریں، وہ تمہیں، کلام محمود درثمین)	
۳-۴۵ تا ۳-۵۵	مقابلہ تلاوت خوانی معیار دوم (جوئے شیریں کی ابتدائی چھ نظمیں)	

تیسرا دن، اتوار، اجلاس صبح

۷-۰۰ تا ۷-۳۵	تلاوت قرآن کریم	عصمت شریف، ربوہ
۷-۳۵ تا ۸-۰۰	نظم	طیبہ منیر کراچی
۸-۰۰ تا ۸-۳۰	مقابلہ جات معیار دوم اور معیار اول کے انعامات تقسیم کئے جائیں گے	
۸-۰۰ تا ۸-۱۵	درس حدیث	مولانا عبدالمالک خان صاحب
۸-۱۵ تا ۸-۲۰	مقابلہ پہیلی کھیل معیار دوم اور مقابلہ پہیلی کھیل معیار اول۔	
۸-۲۰ تا ۹-۳۰	مقابلہ فی البدیہہ تقریر معیار اول	
۹-۳۰ تا ۱۰-۰۰	خطاب حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔	
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰	اختتامی خطاب و دعا از حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	

۲۵ اکتوبر بروز اتوار سہ پہر کو تمام بچیاں لجنہ کی تقاریر اور حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کا خطاب سنیں گی۔

نوٹ:- اجتماع کے لئے دو معیار مقرر ہیں:-

معیار اول:- (۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ سال)

معیار دوم:- (۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱ سال)

اعلان دار القضاء

مکرم محمد احسن پراچہ صاحب محلہ پراچگان بھیرہ ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حافظ محمد اشرف صاحب پراچہ وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۳۵/۴ واقعہ دارالنصر ربوہ میں سے، اس میں والد صاحب مرحوم کے نام پلاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ جنہیں پلاٹ مذکور میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ محمد افضل صاحب۔ ۲۔ سلیمہ بیگم صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۳۵/۴ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے مستقل ہدایت

۱۔ مجالس کو مستقل ہدایت ہے کہ ماہانہ کارگزاری رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں ضرور بھجوایا کریں۔ مرکز اسی صورت میں آپ کی صحیح اور مناسب راہنمائی کر سکتا ہے جب آپ کی طرف سے ماہانہ کارگزاری رپورٹ مکمل طور پر پُر کر کے مرکز کو موصول ہو۔ یہ قائد مجلس اور معتمد کی اولین ذمہ داری ہے۔ اس بارہ میں مجالس ہرگز سستی نہ کریں۔ مطلوبہ رپورٹ فارم مرکز سے طلب کریں۔

۲۔ جو مجالس اپنی ماہانی کی رپورٹ الفضل میں شائع کرنا چاہیں وہ الفضل کو براہ راست رپورٹس ہرگز نہ بھجوائیں۔ بلکہ صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی معرفت رپورٹس ارسال کریں۔

امید ہے ان دونوں امور کی طرف توجہ فرمائیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

(۱) مرکزی امتحانات انشاء اللہ العزیز مورخہ ۵ جون ۱۹۸۱ء بروز جمعہ منعقد ہوں گے۔

(۲) ماہ مئی کے مطالعہ کی کتاب "الفاتح مدلسیہ" اور ماہ جون کے مطالعہ کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی"۔

۳۔ مرکزی مقالہ بعنوان جنگ موتہ و غزوہ تبوک۔

حجم:- دس ہزار الفاظ

اول انعام:- ۷۰۰/- روپے، دوم انعام:- ۵۰۰/- روپے

سوم انعام:- ۳۰۰/- روپے۔ آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

یکم مئی ۱۹۸۱ء کو عزیزم برادرم محمد شریف صاحب ابن غلام رسول صاحب مرحوم ساکن بھاگووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر خاکسار نے پڑھا۔ قارئین الفضل ... دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے باعث برکت و مسرت بنائے۔ آمین

(نصیر احمد شاد ایم۔اے استاذ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

کراچی میں الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے تعاون کی درخواست

کراچی میں روزنامہ الفضل کا ہر احمدی کے گھر میں آنا بچوں کی تربیت، دینی و علمی معلومات میں اضافہ اور تبلیغی اغراض کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ الفضل کے ذریعہ مرکز کی خبروں اور ہدایات کی بروقت اطلاع بھی ملتی رہتی ہے۔ اس لئے اس کا باقاعدگی سے پڑھنا اور اس کی توسیع اشاعت کے لئے ہر احمدی کا تعاون ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کراچی کے حلقہ جات کے صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں دیگر جماعتی و تربیتی امور کے ساتھ ساتھ اس امر کا بھی جائزہ لیں کہ کتنے گھروں میں اخبار الفضل نہیں آرہا۔ پھر انہیں تحریک کر کے اخبار جاری کرانے کی کوشش کی جائے۔ صدر صاحبان مستحق دوستوں کے نام رعایتی چندہ کے ساتھ اخبار الفضل جاری کرانے کی سفارش بھی کر سکتے ہیں

امید ہے کہ کراچی کے احباب، جماعت احمدیہ کراچی اور کراچی کے ذیلی تنظیموں کے جملہ عہدیداران اپنی خاص مساعی سے روزنامہ الفضل کی توسیع اشاعت میں ہر ممکن تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(گیانی عباد اللہ مینیجر الفضل۔ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

میری بیٹی عزیزی رخسانہ طاہرہ بنت رانا سعادت احمد خان صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزم نعیم احمد خالد ولد مکرم چوہدری محمد نواز خان صاحب حق مہر مبلغ سات ہزار روپے پر مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب نے مورخہ ۲۹ اپریل ۸۱ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھایا۔ اور دعا کرائی۔

عزیزی کا رخصتانہ مورخہ ۲ مئی ۸۱ء کو ہوا۔ رخصتانہ کی تقریب میں عزیز و اقارب کے علاوہ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور ثمرہ باحسن فرمائے۔ آمین

(سعیدہ بیگم ۵/۱۵ محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ اپریل ۱۹۸۱ء بروز سوموار دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "ذوالقرنین" تجویز فرمایا ہے نومولود مولوی عبد الغفور صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نواسہ اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دہلوی حال ربوہ کا پوتا ہے احباب سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(نصیر احمد ایم۔اے نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصیان اور موصیات کا پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے آگاہ کریں اور اگر کسی اور دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دے۔ وصیت سے متعلق ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔

۱۔ چوہدری محمد حسین ولد چوہدری نور محمد قوم جٹ کاہلوں سکونت چک ۲۸۲ ج ب ضلع فیصل آباد ۳۷/۸ کو وصیت کی تھی۔

۲۔ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد اسماعیل صاحب وصیت نمبر ۴۳۷۹ سابق سکونت قادیان۔

۳۔ محمد اسلام خان ولد محمد اسماعیل خان صاحب سابق سکونت قادیان وصیت نمبر ۴۶۵۱۔

۴۔ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری برکت علی صاحب سکنہ دودن جاگنڈا ضلع سانگھڑ وصیت نمبر ۶۲۱۶۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پنو عاقل ضلع سکھر سکونت ۱۰ سکھر سے پنو عاقل سکوٹر پر جا رہے تھے کہ راستہ میں حادثہ سے دوچار ہو گئے علاوہ دیگر چوٹوں کے مکرم چوہدری صاحب کی دونوں ٹانگیں گھٹنے کے نیچے سے ٹوٹ گئی ہیں۔ اس وقت سول ہسپتال سکھر میں ہیں۔ خون بہت بہہ چکا ہے خون دیا بھی جا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (قریشی عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ سکھر حیدرآباد)

۲۔ میرا بیٹا عزیزم عبدالجلیل عمر آٹھ سال گزشتہ ایک مہینہ سے فرینکفورٹ مغربی جرمنی کے ہسپتال میں داخل ہے۔ اس میں کیلسیم ختم ہو گئی ہے اور ٹی بی بھی ہے۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹروں کو تشویش ہے۔ اب مزید تحقیق کیلئے اس کو یونیورسٹی ہسپتال بھجوایا جا رہا ہے۔ اس کی مکمل صحت یابی کے لئے تمام احباب سے درخواست دعا ہے۔ (عمر احمد محلہ دارالیمن۔ ربوہ حال فرینکفورٹ مغربی جرمنی)

۳۔ عاجزہ کے بڑے بھائی جان خواجہ عطاء اللہ صاحب کریم نگر فیصل آباد اور عاجزہ کا بھانجا عزیزم شیخ ظہور احمد سلمہ الرحمٰن دونوں بیمار ہیں۔ میرے اس بھانجے کو دل کی تکلیف ہے اور خیال ہے کہ علاج کی خاطر ان کو انگلینڈ یا امریکہ بھجوایا جائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق محض اپنے فضل سے ان مریضوں کو صحت و عافیت عطا فرمائے۔ اور اگر ان کا باہر جانا ہی ضروری ہو تو سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور خیریت سے واپس لائے۔ آمین

(عائشہ بیگم اہلیہ صلاح الدین صاحب رحیم پارک ملتان روڈ لاہور)

(۴) مکرم محمد رشید صاحب چند روز سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد یونس بیت الحمد آلہ آباد)

(۵) خاکسار بعض گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔

(ناصر احمد باجوہ چک ۴۶ پی ضلع رحیم یار خان)

(۶) میری ہمشیرہ عزیزہ شاہدہ یاسمین صاحبہ (بنت چوہدری محمد شریف صاحب کھوکھر مرحوم) بیگم خالد احمد صاحب جاوید نیکرٹری ایریا ربوہ اکثر و بیشتر بعارضہ بخار بیمار رہتی ہیں جس کی وجہ سے کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح میری ماموں زاد بہن زکیہ فردوس اہلیہ مکرم حنیف محمود صاحب مربی سلسلہ کو گرجانے کے باعث گھٹنوں اور کہنیوں پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ ان کی بچی ثمرہ النعیم تو دیں تھی اسے بھی پاؤں پر زخم آیا ہے احباب جماعت سے ان تینوں عزیزوں کیلئے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت دے۔ (منور احمد کھوکھر جمیل لاج دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلاصہ خطبہ جمعہ

(بقیہ صفحہ اول)

فدائیت کو دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ لوگ واقفین زندگی سے زیادہ جذبہ و جوش کے ساتھ تبلیغ کر رہے ہیں۔ وہ اکثر کوئی تنخواہ یا معاوضہ لئے بغیر محض للہ سارے کام کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں نائیجیریا کے ایک قصبہ الارو کی جماعت کا بطور مثال ذکر کیا۔ کہ الارو کی جماعت جو چند ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ قصبہ کے چاروں سروں پر چار مساجد پہلے ہی بنا چکی تھی۔ اب اس نے وہاں ایک عالی شان جامع مسجد تعمیر کی ہے۔ جس کا میں نے اپنے حالیہ دورہ میں افتتاح کیا۔ یہ سب مساجد انہوں نے مرکز سے کوئی امداد لئے بغیر خود بنائی ہیں۔

حضور نے جماعت احمدیہ الارو (نائیجیریا) کے جذبۂ تبلیغ کی بھی تعریف کی اور بتایا کہ ہر اتوار کو ان کا موٹر سائیکلوں پر سوار ایک وفد تبلیغ کے لئے نکلتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے تبلیغی اغراض کے پیش نظر ایک مائیکروبس بھی خریدی ہوئی ہے۔ [illegible] کر کے وہ [illegible] سفر میں تبلیغ کرتے ہیں۔ اپنی ان مساعی کے نتیجہ میں انہوں نے دو سال کے اندر اندر اس علاقہ میں ۱۴ احمدی جماعتیں قائم کی ہیں۔ خدا تعالیٰ انکی مساعی میں اپنے فضل [illegible] رہا ہے۔ حضور نے فرمایا اس کے بالمقابل پاکستان میں بعض مبلغ ایسے ہیں کہ اگر وہ کسی ایک فرد کو ہدایت دینے کا ذریعہ بن جائیں تو سمجھتے ہیں کہ گویا انہوں نے طارق کی طرح سپین کو فتح کر لیا ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے بطور مثال مغربی افریقہ کے ایک ملک نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا ذکر کر کے وہاں کے احباب جماعت کے ایمان و اخلاص اور جذبۂ قربانی کی بھی تعریف کی۔ حضور نے فرمایا وہاں جماعت کو اللہ نے اس قدر ترقی اور مقبولیت عطا فرمائی ہے کہ گزشتہ سال جب میں وہاں گیا تو محسوس یوں ہوتا تھا کہ شاید اب سارا ملک ہی احمدی ہو گیا ہے۔ اگرچہ ابھی ایسا نہیں ہے تاہم وہاں کے احمدی یہ امید رکھتے ہیں کہ مستقبل قریب میں بفضلہ تعالیٰ وہاں احمدیوں کی اکثریت ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے مغربی افریقہ کے دو ملکوں نائیجیریا اور گھانا میں جماعتی ترقی کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تو ہر جگہ اپنے فضل نازل کر رہا ہے۔ یہ اس کا کتنا فضل ہے کہ پاکستان کے باہر بھی بیرونی ممالک میں تبلیغ و اشاعت کا سارا بوجھ وہاں کی جماعتوں نے اٹھا لیا ہے۔ اور مرکز سے کچھ لئے بغیر تبلیغ کا فریضہ وہ خود ادا کر رہی ہیں۔

بیرونی ملکوں کی جماعتوں اور ان ایثار پیشہ احباب کے اخلاص اور قربانیوں نیز وہاں [illegible] کے نازل ہونے والے فضلوں کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے پاکستانی جماعتوں اور احباب اور بالخصوص مرکزی کارکنوں اور مبلغین کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس ضمن میں جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل مبلغین کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا۔ جامعہ احمدیہ کے پڑھے ہوئے بعض مبلغین چاہتے ہیں کہ ان کی عزت کی جائے۔ مگر میں ان سے کہتا ہوں کہ تمہیں انسان عزت نہیں دے سکتا۔ تم قرآن پڑھو اس میں لکھا ہے۔

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

عزت خدا ہی دے سکتا ہے اور اس کی دی ہوئی عزت ہی حقیقی دائمی عزت ہے۔ تمہیں دنیا کی عزت کی فکر کیوں ہو۔ دنیا جو عزت دیتی ہے۔ اسے زیادہ جوتیاں مار کر وہ عزت واپس بھی لے لیتی ہے۔ پائدار عزت خدا ہی سے مل سکتی ہے۔ اور اسی سے خاتمہ بالخیر ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ کہنا یا سمجھنا کہ شاہد کی ڈگری معزز بنا دے گی صحیح نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ سے عزت حاصل کرو اور اعمال صالحہ اور قربانیوں کے ذریعہ سے اپنے آپ کو اس عزت کا مستحق بناؤ۔ خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اگر تم ایمان کے تقاضوں کو عملاً پورا کرو گے۔ تو ہر میدان میں کامیاب رہو گے اس لئے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرو اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ اپنی جناب سے خود عزت عطا کرے گا۔

حضور نے جماعتی کارکنوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا جو کارکن نفاق سے کام لینے والا اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے فرائض کو پوری طرح ادا نہ کرنے والا ہو گا اسے میں فوراً فارغ کر دوں گا اور اس شخص کی حیثیت ایسی لکڑی جیسی بھی نہیں سمجھوں گا۔ جو چولہے [illegible] کے کام آتی ہے۔ بلکہ اسے باہر پھینک دوں گا۔ حضور نے کارکنان کو متنبہ فرمایا کہ وہ اپنے فرائض پوری ایمانداری سے ادا کریں۔ ورنہ اگر مجھے ایک دن سارے مبلغین کو بھی فارغ کرنا پڑا۔ تو مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ سا غلام ہوں۔ میں ایک لمحہ کے لئے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ آپ کا حکم ہے کہ جس کا کوئی یا برتن میں بال آیا ہوا ہو اس میں کھانا نہ کھاؤ۔ اس لئے میں ایسے شخص کو کبھی برداشت نہیں کروں گا جس میں نفاق یا سستی یا فرائض میں غفلت کا بال آیا ہوا ہو۔ حضور نے فرمایا میں ایسے لوگوں کو فارغ کرنے کے بعد اپنے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جا گروں گا۔ اور کہوں گا کہ میں نے تیرا حکم پورا کر دیا ہے۔ اب تو اپنے خدا سے کہہ کہ وہ اپنے اس سلسلہ کو چلانے کے آپ سامان کرے یہ میرا کام نہیں۔ جس کا یہ کام ہے وہ آپ اسے سنبھالے گا۔

حضور نے کارکنوں کو تنبیہ کی کہ وہ اپنی ذمہ داریاں ادا کریں اور صبح بھی اور شام بھی اپنا محاسبہ کریں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں یا نہیں حضور نے فرمایا کہ اگر آپ اپنا محاسبہ نہیں کریں گے اور ذمہ داریاں نہیں نبھائیں گے تو آپ خود اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ میرے دل میں کوئی ڈر نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ڈر کیا ہوتا ہے۔ ہاں مجھے یہ پتہ ہے کہ خشیت [illegible] کہتے ہیں جس کے دل میں خشیت نہیں وہ کامیاب نہیں ہو گا جس کے دل میں خشیت نہیں۔ میرے نزدیک اس کی حیثیت مرے ہوئے کیڑے کے برابر بھی نہیں۔ میں تو آپ لوگوں کو ساتویں آسمان پر لے جانا چاہتا ہوں۔ ڈر اور خشیت دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ڈر کا انجام [illegible] خشیت کا انجام کامیابی ہے۔ ان دو باتوں کا فرق سمجھ لو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ بہت پُر جلال اور پُر اثر تھا۔ جب حضور خطبہ دے رہے تھے۔ بہت سے احباب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور رقت کا عالم تو سبھی پر طاری تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے اور اپنے فرائض کو حضور کی منشاء اور ہدایت کے مطابق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

درخواستِ دعا

مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد ان دنوں بلڈ پریشر کی وجہ سے زیادہ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مربی صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

(منیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اوقاتِ کار

کیور میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گول بازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

صبح ۷ بجے تا ۱۱ بجے دوپہر

شام ۵ بجے تا ۸ بجے رات

(ناغہ بروز جمعہ)

مینیجر

کا ایم مسی